باب۔۵۶

فضائل قرآن

[ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ،(البقرۃ:۲)]

[الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ،(البقرۃ:۱۸۵)]

[إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا،(الدھر:۲۳)]

Siddiqui Publications

حدیث ۴۶۳۹: نبی معظمؐ مکہ میں دس سال تک اور مدینہ میں دس سال تک ٹھہرے رہے، اس حال میں کہ آپؐ پر قرآن نازل ہوتا رہا۔ راویان: حضرتہ عائشہؓ اور ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۱۳۰)۔

حدیث ۴۶۴۰: (جبرئیلؑ سے متعلق حضرتہ امّ سلمہؓ سمجھتی رہیں کہ یہ وحیہؓ ہیں، حتیٰ کہ آنحضرتؐ نے اپنے خطبے میں بتایا کہ وہ جبرئیلؑ تھے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۳۸۵۔ راوی: ابو عثمانؓ۔

حدیث ۴۶۴۱: ارشادِ نبویؐ ہے کہ، "ہر نبی کو اس کے مثل (معجزات) دیے گئے ہیں، جس پر لوگ ایمان لائے۔ مجھے جو چیز دی گئی ہے وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف بھیجی ہے۔ مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میری پیروی کرنے والے سب سے زیادہ ہوں گے"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۶۴۲: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر آپؐ کی وفات سے پہلے متواتر وحی بھیجی۔ آپؐ کی آخری عمر میں پہلے کے اعتبار سے کثرت سے وحی آنے لگی۔ پھر آنحضرتؐ کی وفات ہوگئی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۴۶۴۳: میں نے جندبؓ کو کہتے سنا کہ نبی مکرمؐ بیمار ہوگئے تو ایک یا دو رات آپؐ (تہجد کے لیے) کھڑے نہیں ہوسکے۔ تو ایک (مشرک) عورت حضورؐ کے پاس پہنچی اور کہنے لگی کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ تمھارے شیطان نے تمھیں چھوڑ دیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیات، وَالضُّحَىٰ۔ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ، [یعنی، اور قسم ہے روشن اور چھائی ہوئی رات کی! نہ خدا نے تم کو چھوڑا ہے اور نہ تم سے ناخوش و ناراض ہے، (الضحیٰ: ۱ تا ۳)] نازل فرمائیں۔ راوی: اسود بن قیسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۶۱۳، ۴۶۱۲)۔

حدیث ۴۶۴۴: (حضرت عثمانؓ نے ۵ صحابہ کرامؓ کی مدد سے قرآن کو مصاحف میں لکھوایا اور فرمایا کہ اختلاف آجائے تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۲۶۶۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۴۶۴۵: میرے والد یعلی بن امیہؓ کہا کرتے تھے کہ کاش میں رسول اکرمؐ کو اس وقت دیکھ سکتا جب حضورؐ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ انھوں نے بتایا کہ ہم مقام جعرانہ میں تھے۔ ایک کپڑا آنحضرتؐ پر سایہ کر دیا گیا تھا۔ حضورؐ کے ساتھ میں اور چند اور صحابہ کرامؓ بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص داخل ہوا جو خوشبو میں بھرا ہوا تھا۔ نبی مکرمؐ نے کچھ دیر انتظار کیا تو آپؐ پر وحی آئی۔ حضرت عمرؓ نے مجھے اشارہ کیا کہ یہاں آؤ۔ میں قریب پہنچا تو دیکھا کہ آنحضرتؐ کا چہرہ نہایت سرخ ہو رہا تھا اور خراٹے کی آواز نکل رہی تھی۔ تھوڑی دیر تک آپؐ کی یہ کیفیت رہی۔ جب اس کیفیت سے نکلے، تو حضورؐ نے فرمایا، وہ آدمی کہاں ہے جو ابھی عمرے کے متعلق پوچھ رہا تھا؟ کسی نے اسے ڈھونڈا اور آپؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپؐ نے اس سے فرمایا، "وہ خوشبو جو تجھ پر لگی ہوئی ہے اسے تین بار دھو دے اور جبہ کو اتار دے۔ پھر عمرے میں وہی افعال کر جو حج میں کرتا ہے"۔ راوی: صفوان بن یعلیؓ۔

حدیث ۴۶۴۶: (جنگ یمامہ چل رہی تھی اور حفاظ کے شہید ہو جانے کا خدشہ تھا۔ چناں چہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ آیاتِ قرآنی کو جمع کر کے اسے باقاعدہ مصحف کی صورت میں محفوظ کر لیا جائے۔ یوں حضرت ابو بکرؓ نے زید بن ثابتؓ جو آنحضرتؐ کے زمانے میں کاتبِ وحی بھی رہ چکے تھے، انھیں اس کام پر مامور کیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۳۳۹۔ راوی: زید بن ثابتؓ۔

حدیث ۴۶۴۷: (یہ حدیث دورِ حضرت عثمانؓ میں قرآنی مصحف کی تیاری سے متعلق ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ):

- حذیفہ بن الیمانؓ، اہل شام و عراق کو ملا کر آرمینیہ اور آذربائیجان میں جنگ میں مصروف تھے۔ اُن دنوں وہ حضرت عثمانؓ کے پاس پہنچے اور ان سے قرآن کی قرآءت میں اہل شام اور اہل عراق کے درمیان پائے جانے والے اختلاف پر اپنی بے چینی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ یہود و نصاریٰ کی طرح کہیں یہ امت بھی اختلافات کا شکار نہ ہو جائے۔ چناں چہ حضرت عثمانؓ سے اس پر توجہ کی درخواست کی۔
- حضرت عثمانؓ نے حضرتہ حفصہؓ کے پاس سے وہ مصحف منگوایا جسے حضرت ابو بکرؓ کے دور میں جمع کروایا گیا تھا۔ پھر حضرت عثمانؓ نے زید بن حارثؓ اور تین قریشی صحابہ کرامؓ،

Siddiqui Publications

عبداللہ بن زبیرؓ، سعید بن العاصؓ، اور عبدالرحمٰن بن حارثؓ کو یہ حکم دیا کہ اس مجموعے پر نظر ثانی کی جائے اور ہدایات دیں کہ اگر زیدؓ اور باقی تینوں صحابہؓ میں کہیں اختلاف آجائے تو اسے قریش کی زبان میں لکھا جائے کیوں کہ قرآن قریش کی زبان میں ہی نازل ہوا ہے۔ چناں چہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔

- پھر مکمل صحت کے ساتھ تیار شدہ مصحف کی کئی نقول تیار کروائی گئیں اور انھیں تمام علاقوں میں روانہ کر دیا گیا۔ ساتھ ہی حضرت عثمانؓ نے یہ بھی حکم دیا کہ اس مصحف کے علاوہ جو بھی قرآن، صحیفہ یا مصاحف ہیں انھیں جلا دیا جائے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۴۶۴۸: زید بن ثابتؓ کا کہنا ہے کہ مجھے حضرت ابو بکرؓ نے بلوایا اور حکم دیا کہ تم رسول معظمؐ کے زمانے میں وحی لکھتے تھے تو اب پورا قرآن تلاش کر کے جمع کرو۔ چناں چہ میں نے یہ کام کیا۔ سورۃ التوبۃ کی آخری دو آیات، لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ ۔۔۔۔۔۔ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، نہیں مل سکی تھیں۔ لیکن آخر میں مجھے یہ ابو خزیمہ انصاریؓ کے پاس سے مل گئیں۔ راوی: ابن سباقؓ۔

حدیث ۴۶۴۹: جب آیت، لَّا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ ۔۔۔ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا، (النساء: ۹۵)، نازل ہوئی تو نبی مکرمؐ نے حکم فرمایا کہ زید بن ثابتؓ کو میرے پاس لاؤ۔ تو وہ تختی، دوات اور شانے کی ہڈی لے کر حاضر ہوئے۔ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ قرآن کی اس آیت کو لکھ لو۔ وہیں عمرو بن مکتومؓ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا، یا رسول اللہ! میرے لیے آپؐ کیا فرماتے ہیں، میں تو نابینا ہوں؟ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ راوی: براءؓ۔

حدیث ۴۶۵۰: رسول مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ جبرئیلؑ مجھے ایک طریقے پر قرآن پڑھاتے۔ اور میں کہتا کہ کوئی اور بھی طریقہ ہے؟ میں یہ مطالبہ کرتا جاتا جو بڑھتے بڑھتے سات طریقوں تک پہنچ گیا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۴۶۵۱: حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ میں نے ہشام بن حکیمؓ کو سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا تو میں نے محسوس کیا کہ وہ کسی دوسرے طریقے سے پڑھ رہے ہیں۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان کی خبر لوں مگر میں نے صبر سے کام لیا۔ سلام پھیرنے کے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ تمھیں یہ سورۃ کس نے سکھائی ہے۔؟ انھوں نے کہا، آنحضرتؐ نے۔

میں نے کہا تم درست نہیں کہہ رہے ہو کیوں کہ مجھے تو دوسرے طریقے سے پڑھائی گئی ہے۔ میں ان کو کھینچ کر نبی اکرمؐ کے پاس لے گیا۔ جب آپؐ نے ہماری بات سنی تو فرمایا، دونوں ہی درست طریقے ہیں کیوں کہ قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا ہے۔ اس لیے جو آسان معلوم ہو، اسی طریقے پر پڑھو۔ راویان: مسور بن مخرمہؓ اور عبدالرحمٰن بن عبد القاریؓ۔

حدیث ۴۶۵۲: میں حضرتہ عائشہؓ کے پاس تھا کہ ایک عراقی آیا اور پوچھا کہ کون سا کفن بہتر ہے؟ انھوں نے کہا، افسوس کہ تجھے کیا چیز تکلیف دے رہی ہے۔۔۔! پھر اُس عراقی نے کہا کہ آپ مجھے اپنا مصحف دیجیے تا کہ میں اپنے پاس موجود قرآن کو اسی ترتیب کے مطابق کرلوں۔ اس پر حضرتہ عائشہؓ نے فرمایا، اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی آیت کہیں سے بھی پڑھ لو۔۔۔ (دیکھو!) جب اسلام کی طرف لوگ مائل ہوئے تب حرام اور حلال کی آیت نازل ہوئی۔ اگر پہلے ہی یہ آیت نازل ہو جاتی کی شراب نہ پیو تو لوگ کہتے کہ ہم شراب کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ اسی طرح اگر پہلے ہی یہ آیت نازل ہو جاتی کی زنا نہ کرو تو لوگ کہتے کہ ہم ہرگز زنا کو نہیں چھوڑیں گے۔۔۔ انھوں نے کہا کہ، قرآن کی آیت، بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرّ، [یعنی بلکہ ان کا (اصل) وعدہ تو قیامت ہے، اور قیامت کی گھڑی بڑی ہی سخت اور تلخ ہے (القمر:۴۶)] اس زمانے میں نازل ہوئی جب میں بچی تھی۔ اور سورۃ البقرۃ اور سورۃ النساء اس وقت نازل ہوئیں جب میں آنحضرتؐ کے پاس تھی۔۔۔ تاہم حضرتہ عائشہ اپنا مصحف نکال لائیں اور وہ آیتیں ان کو لکھوا دیں۔ راوی: یوسف بن مالکؓ۔

حدیث ۴۶۵۳: سورۃ الاسراء، کہف، مریم، طٰہٰ اور انبیاء اہم ذخیرہ ہیں (پسندیدہ ہیں)۔ راوی: ابن مسعودؓ۔

حدیث ۴۶۵۴: میں نے سورۃ الاعلیٰ آنحضرتؐ کے مدینہ ہجرت سے پہلے ہی یاد کر لی تھی۔ راوی: براءؓ۔

حدیث ۴۶۵۵: عبداللہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نماز کی ہر رکعت میں دو دو مماثل سورتیں پڑھا کرتے۔ ہم علقمہؓ کے پاس پہنچے اور ان سے سوال کیا کہ وہ کون سی دو دو مماثل سورتیں ہیں؟ علقمہؓ نے کہا کہ ابن مسعودؓ کی ترتیب کے مطابق مفصل سورتوں میں سے پہلی ۲۰ سورتیں مماثل ہیں۔ راوی: شفیقؓ۔ (دیکھیں حدیث ۷۳۷)۔ [نوٹ: مفصلات، قرآن کی آخری سورتوں (الحجرات تا النّاس) کو کہا جاتا ہے۔۔۔ مؤلف]۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۶۵۶: جب بھی جبرئیلؑ آپؐ سے ملتے تو حضورؐ لوگوں میں خیر کے اعتبار سے بہت زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔ رمضان کے مہینے میں رسول اکرمؐ کے پاس جبرئیلؑ ہر رات میں آتے تھے۔ آنحضرتؐ اُن کے ساتھ پورے رمضان قرآن کا دَور کرتے۔ لہٰذا آپؐ رمضان کے مہینے میں معمول سے زیادہ سخی ہو جاتے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۴۶۵۷: جبرئیلؑ، نبی مکرمؐ پر قرآن سال میں ایک بار پیش کرتے تھے۔ لیکن جس سال حضورؐ کی وفات ہوئی، اُس سال قرآن دو بار آپؐ پر پیش کیا گیا۔ اسی طرح آنحضرتؐ ہر سال ایک بار دس دن کا اعتکاف فرماتے۔ لیکن وفات کے سال حضورؐ نے بیس دن کے لیے اعتکاف فرمایا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۴۶۵۸: عبد اللہ بن عمرؓ نے عبد اللہ بن مسعودؓ کا ذکر کرتے ہوئے کہا میں اُن سے محبت کرتا ہوں کیوں کہ میں نے رسول معظمؐ سے سنا ہے کہ قرآن چار آدمیوں سے حاصل کرو، عبد اللہ بن مسعودؓ، سالمؓ، معاذؓ اور ابی بن کعبؓ۔ راوی: مسروقؒ۔

حدیث ۴۶۵۹: عبد اللہ بن مسعودؓ نے اپنے ایک خطاب میں کہا، "خدا کی قسم! میں نے ۷۰ سے کچھ زیادہ سورتیں رسول مکرمؐ کے دہن مبارک سے حاصل کی ہیں"۔۔۔(راوی کا کہنا ہے کہ): میں بہت سی مجلسوں میں بیٹھا اور لوگوں کی باتیں سنیں مگر کسی کو اس بات کی تردید کرتے ہوئے نہیں سنا۔ راوی: شقیق بن سلمہؒ۔

حدیث ۴۶۶۰: ہم حمص میں تھے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے سورۃ یوسف کی تلاوت کی۔ کسی نے کہا کہ یہ سورۃ اس طرح سے نازل نہیں ہوئی ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ میں نے آنحضرتؐ کے سامنے اس سورۃ کی تلاوت ایسے ہی کی تھی۔ آپؐ نے مجھے سن کر فرمایا تھا، "بہت خوب"۔۔۔ جس نے اعتراض کیا تھا اس کے منہ سے شراب کی بُو آ رہی تھی۔ تو عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا، تُو کتاب اللہ کو جھٹلاتا ہے اور شراب بھی پیتا ہے۔ چناں چہ اس پر حد جاری کی گئی۔ راوی: علقمہؒ۔

حدیث ۴۶۶۱: عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ، اُس خدا کی قسم! جس کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے، قرآن شریف کی جو سورۃ بھی نازل ہوئی، میں اس کے متعلق جانتا ہوں کہ وہ کہاں اور کس بارے میں نازل ہوئی۔ اور اگر میں یہ جان لوں کہ کوئی کتاب اللہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو میں اونٹ پر سوار ہو کر اس کے پاس جاؤں۔ راوی: مسروقؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۶۶۲: میں نے زمانۂ رسالت میں انس بن مالکؓ سے قرآن جمع کرنے سے متعلق پوچھا تھا۔ انھوں نے کہا تھا، قرآن کو چار صحابہ کرامؓ نے جمع کیا جو سب کے سب انصاری تھے۔ وہ، ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ، اور ابوزیدؓ تھے۔ راوی: قتادہؓ۔

حدیث ۴۶۶۳: رسول اکرمؐ کی وفات ہوئی تو اُس وقت تک چار آدمیوں کے سوا کسی نے قرآن جمع نہیں کیا تھا۔ وہ یہ تھے، ابوالدرداءؓ، معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ، اور ابوزیدؓ۔۔۔ اور ہم ابوزیدؓ کے وارث ہیں۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۴۶۶۴: حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ابیؓ، ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں جب کہ ہم ابیؓ کی بعض قراءت کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ابیؓ کہتے ہیں کہ میں نے قرآن رسول مکرمؐ سے سیکھا ہے۔ (اس کے علاوہ ابیؓ نے کہا کہ): اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس آیت کو ہم منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کے مثل ہم دیتے ہیں۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۴۶۶۵: (ارشاد نبویؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب تم کو اللہ کا رسول بلائے تو فوراً ان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ اور آپؐ کا ارشاد ہوا کہ سورۃ الفاتحہ ثواب کے لحاظ سے بہت بڑی ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۱۳۹۔ راوی: ابوسعید بن معلیٰؓ۔

حدیث ۴۶۶۶: ہم سفر میں ایک مقام پر ٹھہرے۔ ہمارے پاس ایک لونڈی آئی اور اس نے بتایا کہ ہمارے سردار کو سانپ نے کاٹ لیا ہے اور کہا کہ آپ میں سے کوئی منتر پڑھ سکتا ہے تو ہماری مدد کرے۔ ہم میں سے ایک آدمی اس کے ہمراہ ہو گیا اور جا کر اس پر دم کیا جس سے وہ ٹھیک ہو گیا۔ اس سردار نے خوش ہو کر اس کو تیس بکریاں دیں۔ ہمارے آدمی کے واپس پہنچنے پر ہم نے معلوم کیا کہ تم نے کون سا منتر پڑھا؟ اس نے بتایا کہ میں نے کوئی منتر نہیں پڑھا، بلکہ سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث ۴۶۶۷: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ جو شخص سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھا کرے تو وہ اس کے لیے کافی ہے۔۔۔ ابوہریرہؓ نے آنحضورؐ کو بتایا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ جب تم اپنے بستر پر آرام کرو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو، اس سے اللہ تعالیٰ ہمیشہ تمھارا نگہبان رہے گا اور صبح تک شیطان قریب نہیں پھٹکے گا۔ کیا اس کا کہنا درست ہے؟ آپؐ نے فرمایا، اس نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے، مگر کہنے والا شیطان تھا۔ راوی: ابومسعودؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۶۶۸: ایک شخص سورۃ الکہف پڑھ رہا تھا۔ اس کے ایک طرف اس کا گھوڑا بندھا تھا۔ اس کے پڑھنے سے گھوڑا بدکنے لگا۔ جب اس واقعہ کا حضورؐ کے سامنے ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا، یہ سکینہ (یعنی سکون) تھا جو قرآن کے باعث تھا۔ راوی: براءؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۵۰۰)۔

حدیث ۴۶۶۹: (حدیبیہ کے سفر میں نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ رات کو میرے اوپر ایک سورۃ اتری ہے جو مجھے سب دنیا ومافیہا سے زیادہ پسند ہے۔ پھر آپؐ نے إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا تلاوت فرمائی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۸۸۶۔ راوی: زید بن اسلمؓ۔

حدیث ۴۶۷۰، ۴۶۷۱: ایک شخص نے کسی کو سورۃ الاخلاص کی بار بار تلاوت کرتے ہوئے سنا، جب کہ وہ اس سورۃ کے چھوٹے ہونے کے سبب اسے کمتر جانتا تھا۔ سو اس نے جاکر آنحضرتؐ سے اس بارے میں معلوم کیا۔ رسول مکرمؐ نے فرمایا، "اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! یہ سورۃ الاخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے"۔ (حدیث ۴۶۷۱ میں ہے کہ): اس سورۃ میں "اللہ"، "احد" اور "صمد" کی صفات درج ہیں۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث ۴۶۷۲: رسول مکرمؐ جب بیمار ہوئے تو معوذتین (یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھ کر آپؐ اپنے پر دم فرماتے۔ اور جب بیماری زیادہ بڑھ گئی تو میں حضورؐ پر دم کرتی۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۶۷۳: آنحضرتؐ جب روزآنہ رات کو اپنے بستر پر آرام فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر ان پر سورۃ الاخلاص اور معوذتین پڑھ کر دم کرتے، اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے تمام بدن پر پھیر لیتے۔ یہ فعل آپؐ تین بار کرتے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۶۷۴: اسید بن حضیرؓ ایک رات سورۃ البقرۃ پڑھ رہے تھے۔ ان کے ساتھ ان کا بیٹا یحیٰ سو رہا تھا اور ساتھ ہی گھوڑا بھی بندھا تھا۔ اسیدؓ کی تلاوت سن کر ان کا گھوڑا بدکنے لگتا۔ اور جب رک جاتے تو وہ بھی رک جاتا۔ انھیں فکر ہوئی کہ گھوڑے کے بدکنے سے کہیں یحیٰ کچل نہ جائے لہٰذا انھوں نے اپنا پڑھنا روک دیا۔ جب ان کی آنکھ آسمان کی طرف اٹھی تو انھیں روشنی کے بادل نظر آئے۔۔۔ صبح کو یہ قصہ آنحضرتؐ کو سنایا گیا تو آپؐ نے فرمایا، "اے ابن حضیر تم پڑھتے جاتے تو اچھا تھا۔ آسمان پر جو روشنی تم نے دیکھی تھی، وہ فرشتے تھے۔ اور اگر تم صبح تک قرآن پڑھتے جاتے تو لوگ ان فرشتوں کو دیکھ لیتے"۔ راوی: عبداللہ بن خبابؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۶۷۵: ابن عباسؓ سے ہم نے پوچھا کہ نبی مکرمؐ نے کوئی لکھی ہوئی چیز چھوڑی ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ "قرآن کی جلد کے درمیان جو کلام الٰہی ہے فقط وہی چھوڑا ہے"۔ پھر ہم محمد بن حنفیہؒ کے پاس گئے اور ان سے بھی یہی سوال کیا، تو انھوں نے بھی بالکل یہی جواب دیا۔ راوی: عبدالعزیزؒ۔

حدیث ۴۶۷۶: ارشادِ نبویؐ ہے، "قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال، سنگترہ کی سی ہے، کہ اس کا مزہ بھی عمدہ اور خوشبو بھی عمدہ۔ قرآن نہ پڑھنے والے کی مثال، اس کھجور کی طرح ہے جس کا مزہ تو اچھا ہے لیکن خوشبو نہیں۔ اور اس فاسق کی مثال جو کہ قرآن پڑھتا ہے، گل ریحان کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہے لیکن مزہ کچھ نہیں۔ اور اس فاسق کی مثال جو کہ قرآن نہیں پڑھتا، اندرائن کے پھل کی سی ہے کہ جس کا مزہ بھی کڑوا اور خوشبو بھی خراب"۔ راوی: ابوموسیٰؓ۔

حدیث ۴۶۷۷: رسول مکرمؐ نے فرمایا ہے کہ، "تمھاری عمر گذشتہ لوگوں میں ایسی ہے جیسے نماز عصر اور غروب آفتاب کے درمیان کا وقت۔۔۔ یہود و نصاریٰ کے مقابلے میں تمھاری مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص مزدوروں کو اجرت پر رکھے اور کہے کون ہے جو دوپہر تک ایک قیراط پر میرا کام کر دے۔ یہود نے وہ کام لے کر اسے دوپہر تک کیا۔ پھر اس شخص نے کہا، کوئی ہے جو عصر تک ایک قیراط پر میرا کام کر دے۔ تو وہ کام نصاریٰ نے عصر تک کیا۔ ان کے بعد تم لوگوں نے دو قیراط پر اس شخص کا کام عصر سے غروب آفتاب تک کیا۔ یہود و نصاریٰ نے کہا ہمارا کام بہت زیادہ تھا اور مزدوری کم۔ اُس شخص نے ان سے پوچھا، کیا میں نے تمھارا کچھ حق مارا؟ وہ بولے نہیں۔ اس نے کہا کہ اب یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں اسے دوں"۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۲۸، ۵۲۹)۔

حدیث ۴۶۷۸: میں نے عبداللہ بن اوفیؓ سے پوچھا کہ کیا نبی مکرمؐ نے کچھ وصیت کی ہے؟ انھوں نے کہا، نہیں۔ میں نے کہا، پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیوں فرض ہے؟ انھوں نے کہا کہ آنحضرتؐ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی ہے۔ راوی: طلحہؓ۔

حدیث ۴۶۷۹، ۴۶۸۰: حضورؐ نے فرمایا کہ "اللہ نے کسی کا قرآن اتنی توجہ سے نہیں سنا جتنا ان (نبیؐ) کا سنا ہے، جو قرآن کو اپنے لیے کافی سمجھتے ہیں"۔۔۔ اس حدیث میں لفظ تغنی ہے جس کے دو معنیٰ کیے گئے ہیں۔ ایک بالجہر پڑھنا، دوسرے خوش الحانی کرنا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۶۸۱، ۴۶۸۲: آنحضورؐ کا فرمانا ہے کہ سوائے دو اشخاص کے کسی پر حسد (رشک) کرنا جائز نہیں۔ ایک وہ، جو راتوں کو اٹھ کر قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔ اور دوسرا وہ، جسے اللہ نے مال سے نوازا ہے اور وہ اسے دن رات صدقہ کرتا ہے۔ راویان: عبداللہ بن عمرؓ، ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۶۸۳، ۴۶۸۴: ارشاد نبیؐ ہے کہ جو کوئی تم میں سے قرآن سیکھے اور اس کی تعلیم دے، وہ سب سے اچھا ہے۔ راوی: حضرت عثمان بن عفانؓ

حدیث ۴۶۸۵، ۴۶۸۶: ایک عورت نے رسول مکرمؐ سے عرض کیا کہ میں نے اپنا نفس اللہ اور اس کے رسول کو بخش دیا۔ آپؐ نے فرمایا، مجھے عورت کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک صحابیؓ نے کہا، اس کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا، اسے ایک جوڑا کپڑوں کا دو۔ اس صحابیؓ نے کہا، میرے پاس کپڑے نہیں ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ کچھ تو اسے دو، کیا تمھارے پاس لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں؟ وہ بے چارے بہت رنجیدہ ہوئے۔ اس پر آنحضرتؐ نے پوچھا، "کیا تو نے کچھ قرآن پڑھا ہے"؟ انھوں نے کہا، جی ہاں فلاں فلاں سورتیں پڑھی ہیں اور حفظ بھی کی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، "میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے تیرے قرآن کو حفظ کرنے کی وجہ سے کر دیا"۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۱۶۲)۔

حدیث ۴۶۸۷: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ قرآن پڑھنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کا اونٹ بندھا ہوا ہو، اگر وہ اس کی نگہبانی کرے گا تو وہ بھاگنے سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر اسے چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے گا۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۴۶۸۸ تا ۴۶۹۰: نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ "یہ بری بات ہے کہ تم میں سے کوئی کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا، بلکہ یہ کہے کہ وہ مجھ سے بھلا دی گئی ہے۔ تم لوگ قرآن کو یاد رکھو کیوں کہ وہ لوگوں کے سینے سے نکل جانے میں وحشی جانور (حدیث ۴۶۹۰ کے مطابق اونٹ) سے بھی زیادہ بھاگ جانے والا ہے"۔ راویان: عبداللہ بن مسعودؓ، شقیقؒ، اور ابوموسیٰؓ۔

حدیث ۴۶۹۱: رسول مکرمؐ کو فتح مکہ کے دن میں نے دیکھا کہ آپؐ اپنی سواری پر بیٹھے سورۃ الفتح پڑھ رہے تھے۔ راوی: عبداللہ بن مغفلؓ۔

حدیث ۴۶۹۲، ۴۶۹۳: جن سورتوں کو "مفصل" کہا جاتا ہے (یعنی قرآن کی آخری سورتیں الحجرات تا النّاس) وہ "محکم" ہیں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضورؐ کے وصال کے وقت میری عمر دس سال تھی اور میں محکم سورتیں یاد کر چکا تھا۔ راوی: سعید بن جبیرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۶۹۴تا۴۶۹۷: نبی اکرمؐ نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن پڑھتے سنا تو آپؐ نے فرمایا، "اللہ اس شخص پر رحم کرے، اس نے مجھے فلاں فلاں سورتیں، جنھیں مجھ سے بھلا دی گئیں تھیں، ان کی یاد دلا دی"۔ راویان: حضرتہ عائشہؓ، وہ ہشامؒ اور عبداللہ بن مسعودؓ ۔

حدیث ۴۶۹۸: ارشاد نبویؐ ہے کہ جو کوئی رات کو سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیتیں پڑھے گا تو یہ اسے (آسیب سے نجات کے لیے) کافی ہوں گی۔ راوی: ابو مسعود انصاریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۶۶۷)۔

حدیث ۴۶۹۹: (تلاوت قرآن سے متعلق اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ): حکیم بن حزامؓ سورۃ الفرقان پڑھ رہے تھے جسے سن کر مجھے شدید اعتراض ہوا۔ چناں چہ ہم دونوں آنحضرتؐ کے پاس پہنچے۔ آپؐ نے ہم دونوں سے قرآن سننے کے بعد فرمایا، قرآن سات قرائتوں میں اترا ہے۔ تم جو آسانی سے پڑھ سکو، پڑھو۔ راوی: حضرت عمرؓ۔

حدیث ۴۷۰۰: (وہ سورتیں جو حضورؐ سے بھلا دی گئی تھیں ان کو ایک شخص کی تلاوت کے توسط سے یاد دلا دیا گیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں گذشتہ حدیث ۴۶۹۴ تا ۴۶۹۷۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۷۰۱: ہم عبداللہ بن مسعودؓ سے ملنے گئے۔ ہم میں سے ایک نے کہا کہ آج کی رات میں نے پوری مفصل سورتیں پڑھیں۔ انھوں نے کہا یہ تو گھاس کاٹنا ہوا۔ اور پھر کہا، میں نے آنحضرتؐ کو مفصل کی اٹھارہ سورتیں پڑھتے سنا ہے، لیکن (ایک رکعت میں) دو سورتوں سے زیادہ پڑھتے نہیں سنا۔ راوی: ابو وائلؒ۔ (دیکھیں حدیث ۷۳۷)۔

حدیث ۴۷۰۲: وحی کے نزول کے وقت نبی مکرمؐ اپنے ہونٹوں کو مسلسل ہلاتے رہتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ٹوکا۔ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ۔ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ۔ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۔ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ، [یعنی (اے پیغمبر!) جلد قرآن یاد ہونے کے خیال سے تم اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بے شک (تمھارا) قرآن کا حفظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمّے ہے۔ جب ہم اس کو پڑھیں تو تم بھی اس کے پڑھنے کی اتباع کرو۔ پھر اس کا (تفصیلاً) بیان کرنا ہمارے ذمے ہے، (القیامۃ: ۱۶ تا ۱۹)]۔ یوں جب جبرئیلؑ چلے جاتے تو آپؐ اللہ کے وعدے کے مطابق پڑھ لیتے۔ راوی: سعید بن جبیرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴)۔

حدیث ۴۷۰۳، ۴۷۰۴: میں نے انس بن مالکؓ سے رسول معظمؐ کی قراءت کا حال پوچھا۔ تو انھوں نے بتایا کہ حضورؐ الفاظ کو خوب کھینچ کر پڑھا کرتے تھے۔ راوی: قتادہؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث۴۷۰۵: میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا کہ آپؐ اپنی اونٹنی پر (سنہ ۸ ہجری میں) سورۃ الفتح کا کچھ حصہ نرم آواز کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔ راوی: عبد اللہ بن مغفلؓ۔

حدیث۴۷۰۶: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں فرمایا، "اے ابو موسیٰ! (اللہ نے) تجھے داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی دی ہے۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث۴۷۰۷،۴۷۰۸: نبی مکرمؐ نے مجھ سے فرمایا، اے عبد اللہ! مجھے قرآن سنا۔ میں نے کہا، آپؐ مجھ سے سننا چاہتے ہیں جب کہ قرآن تو آپؐ پر اتارا گیا ہے! حضورؐ نے فرمایا، مجھے دوسرے سے سننا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ (حدیث ۴۷۰۸ میں ہے کہ) : میں نے سورۃ النساء پڑھنا شروع کی۔ جب میں آیت،فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَـٰؤُلَاءِ شَهِيدًا[یعنی، پھر اُس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے، اور (اے حبیبؐ!) ہم آپؐ کو ان سب پر گواہ لائیں گے،(النساء:۴۱)] پر پہنچا تو آنحضورؐ نے فرمایا، اب بس کر۔۔۔ میں نے آپؐ کی طرف دیکھا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ راوی: عبد اللہ بن مسعودؓ۔

حدیث۴۷۰۹: مجھ سے ابن شرمہؒ نے کہا کہ میں نے سوچا کہ نماز (کی ایک رکعت) میں قرآن کی کتنی آیتیں کافی ہیں، اور پھر غور کیا کہ کوئی سورۃ تین آیتوں سے کم نہیں۔ تو میں نے خیال کیا کہ تین آیتوں سے کم نہیں پڑھنا چاہیے۔۔۔ اس پر مجھے ابو مسعودؓ کی وہ روایت یاد آئی جب انھوں نے کہا تھا کہ آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ جو شخص رات کے وقت سورۃ بقرۃ کی آخری دو آیات پڑھ لے تو وہ کافی ہے۔ راوی: سفیانؒ۔

حدیث۴۷۱۰،۴۷۱۱: (یہ احادیث، عبادات میں بے اعتدالی سے متعلق ہیں ہے اور ان کا حاصل یہ ہے کہ) :
میرے والد نے جب میری بیوی سے یہ سنا کہ جب سے وہ آئی ہے میں نے اس کے ساتھ ایک رات بھی نہیں گذاری تو وہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ نبی اکرمؐ نے میرے روزوں اور قرآن پڑھنے سے متعلق سوالات کیے۔ اور جواباً میری بے اعتدالی کا سن کر آپؐ نے فرمایا، تم کو چاہیے کہ داؤدؑ کی طرح زیادہ سے زیادہ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کیا کرو، اور قرآن کم از کم سات روز میں ختم کرو اور اس سے زیادہ نہ پڑھو۔ راوی: عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۷۱۲، ۴۷۱۳: (نبی مکرمؐ کا عبداللہ بن مسعودؓ سے قرآن سننا اور سورۃ النساء کی آیت ۴۱ کو سن کر آنحضرتؐ پر رقت کا طاری ہو جانا): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۴۷۰۷، ۴۷۰۸۔ راوی: یحییٰؓ۔

حدیث ۴۷۱۴: ارشاد نبیؐ ہے کہ آخر زمانے میں نو عمر لوگ ہلکی عقلوں کے پیدا ہوں گے۔ وہ اللہ کے رسول کا قول بیان کریں گے مگر وہ دین سے ایسے نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کا ایمان ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔۔۔ جہاں وہ ملیں انھیں مار ڈالو کیوں کہ مارنے والوں کو قیامت کے دن ثواب ملے گا۔ راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث ۴۷۱۵: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ تم میں ایک قوم ایسی نکلے گی کہ جن کے مقابلے میں تم اپنے نماز، روزے اور دیگر اعمال کو حقیر سمجھو گے۔۔۔ وہ قرآن پڑھے گی لیکن وہ ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث ۴۷۱۶: (قرآن پڑھنے والا مومن، مثل سنگترے کے ہے۔ قرآن نہ پڑھنے والا مومن، مثل کھجور کے ہے۔ قرآن پڑھنے والا منافق، مثل پھول کے ہے۔ اور قرآن نہ پڑھنے والا منافق، مثل اندرائن پھل کے ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۶۷۶۔ راوی: ابوموسیٰؓ۔

حدیث ۴۷۱۷، ۴۷۱۸: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ جب تک تمھارا دل لگا رہے قرآن پڑھتے رہو۔ لیکن اگر دل اچاٹ ہو جائے تو نہ پڑھو۔ راوی: جندب بن عبداللہؓ۔

حدیث ۴۷۱۹: میں نے ایک شخص کو قرآن کی ایک آیت پڑھتے ہوئے سنا جو میرے لحاظ سے درست نہیں تھا۔ چناں چہ میں اس کا ہاتھ پکڑ کر نبی اکرمؐ کے پاس لے گیا۔ آنحضرتؐ نے سن کر فرمایا، " دونوں ہی درست ہیں "۔۔۔ شعبہؒ کا کہنا ہے کہ میرا خیال ہے کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ "جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ اختلاف کے سبب ہی ہلاک ہو گئے"۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔

Siddiqui Publications